دی سٹی اسکول

پی اے ایف چیپٹر

کمپریہنسو ورک شیٹ (۲۰۲۰ ـ ۲۰۱۹)

اسلامیات ـ کلیہء جوابات

جماعت ہفتم

جوابی کتابچہ

حصہ الف　　　　　　　　کُل نمبر ۱۰

سوال نمبر ۱۔ مندرجہ ذیل سوالات کے لیئے دیئے گئے ممکنہ جوابات میں سے درست جواب چُن کر تحریر کیجیے ۔

۱۔ حضرت محمد ﷺ نے ____________ ہجری میں مکہ فتح کیا ۔

جواب (ب) ۸ ہجری

۲۔ جنگ خندق میں ____________ نے رسول ﷺ کو خندق کھود کر جنگ لڑنے کا مشورہ دیا جسے رسول ﷺ نے قبول کیا ۔

جواب (الف) حضرت سلمان فارسیؓ

۳۔ قرآن کریم میں صرف ____________ انبیاء کا تذکرہ ہے ۔

جواب (ب) ۲۵

۴۔ اسلام کے سب سے پہلے موذن ____________ تھے ۔

جواب (ج) حضرت بلالؓ

۵۔ ____________ کا مفہوم یہ ہے کہ زندگی کے تمام معاملات میں افراط زر و تفریط سے بچتے ہوئے درمیانی روش کو اپنایا جائے ۔

جواب (ج) میانہ روی

سوال نمبر ۲۔ خالی جگہیں پُر کریں ۔ ۵/

جواب: ۱۔ فتح مکہ کے بعد حُنین کے دو قبائل نے مسلمانوں پر حملہ کردیا ۔

۲۔ حضور ﷺ نے مکہ فتح کرنے کے لیے اپنے لشکر کو ۴ حصوں میں تقسیم کیا ۔

۳۔ حصول رزق حلال عین عبادت ہے ۔

۴۔ حضرت عائشہؓ حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی تھیں ۔

۵۔ حضرت بابا فریدالدین گنج شکر کا انتقال ۹۳ سال کی عمر میں ہوا ۔

حصہ ب　　　　　　　　کُل نمبر ۴۰

سوال نمبر ۱ (الف) اسلام میں میانہ روی کی اہمیت پر روشنی ڈالیئے ۔ ۷/

جواب: میانہ روی دراصل پُر مسرت اور کامیاب زندگی کے لئے نہایت ضروری ہے ۔ زندگی کے کسی بھی معاملے میں افراط و تفریط سے کوئی بھی معاشرہ ترقی نہیں کرسکتا ۔ اسلام زندگی کے اس اہم اصول کی اہمیت واضح کرتا ہے اور اپنے ماننے والوں کو اسے اپنانے کی تعلیم دیتا ہے ۔ قرآن مجید میں

تو اُمت مسلمہ کا نام ہی امت وسط (اعتدال والی) اُمت بتایا گیا ہے ۔
" اور اسی طرح ہم نے تم کو امت معتدل بنایا ہے " (قرآن پاک)
تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ پچھلی اقوام زندگی کے مختلف شعبوں میں افراط و تفریط کا شکار ہوگئیں انہوں نے عقائد ، عبادات ، معاشرتی اور معاشی زندگی میں افراط و تفریط کی روش کو اپنا کر وہ فطرت کی راہ سے دور ہوگئیں ۔ اسلام نے اس افراط و تفریط کو ختم کرتے ہوئے میانہ روی کی فطری تعلیم کو پھر سے اُبھارا ۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں میانہ روی کو مندرجہ ذیل تین دائروں میں تقسیم کیا گیا ہے ۔

اسلام میں میانہ روی کی اقسام : ۱) مذہب میں میانہ روی
۲) معاشرت میں میانہ روی
۳) معیشت میں میانہ روی

نوٹ: (ان تینوں کے بارے میں طلباء مختصراً بیان کریں گے)

(ب) مساوات کی معاشرتی افادیت بیان کریں ۔ /۳

جواب: ۱۔ نماز میں تمام نمازی کندھا کندھے سے ملا کر کھڑے ہوتے ہیں ۔
۲۔ روزے میں سارے روزہ دار ایک ہی کیفیت میں نظر آتے ہیں ۔
۳۔ حج میں سب ایک ہی لباس ، ایک ہی جگہ اور ایک ہی ذکر کرتے نظر آتے ہیں ۔

سوال نمبر۲۔ (الف) فتح مکہ کا پس منظر اور واقعات کا مختصر احوال لکھیے ۔ /۷

جواب۔ ۶ھ میں حدیبیہ کے مقام پر مسلمانوں اور قریش مکہ کے درمیان دس سال کے لئے امن اور سلامتی کا معاہدہ ہوا تھا ۔ اس امن معاہدے میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ جو قبیلہ جس فریق کو چاہے اپنا حلیف بنا سکتا ہے ۔ اس شرط کے تحت قبیلہ بنو خزاعہ نے مسلمانوں کو حلیف بنایا اور قبیلہ بنوبکر نے قریش کو ۔ قبیلہ بنوبکر کی بنو خزاعہ کے ساتھ پُرانی دشمنی چلی آرہی تھی ، جس کی وجہ سے انہوں نے بنو خزاعہ والوں پر اچانک حملہ کردیا ۔ بنو خزاعہ والوں نے کعبہ میں جا کر پناہ لی تاکہ بچ جائیں ۔ لیکن بنو بکر والوں نے کعبہ کی حُرمت کو پامال کیا اور ان کے بہت سے لوگوں کو جان سے مارڈالا ۔ اُن کا یہ حملہ صلح حُدیبیہ کی کھلی خلاف ورزی تھی جو کسی طرح قابل برداشت نہیں ہوسکتی تھی ۔ بنو خزاعہ والوں نے معاہدے کے مطابق حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر مدد کی درخواست کی ۔

اس وجہ سے آپ ﷺ نے فوراً ایک قاصد بھیج کر قریش کے سامنے حسب ذیل شرائط رکھیں ۔

۱۔ بنو خزاعہ کے مقتولین کا خون بہا ادا کیا جائے ۔

۲۔ قریش مکہ بنوبکر والوں کی حمایت سے دستبردار ہوجائیں ۔

۳۔ یا صلح حدیبیہ کو ختم کیا جائے ۔

قریش مکہ نے غرور میں آکر تیسری شرط کو قبول کرتے ہوئے صلح حدیبیہ کو توڑ دیا ۔ قریش کی اس غداری نے آپ ﷺ کے لئے ان پر حملہ کرنے کے لئے مجبور کردیا ۔

(ب) فتح مکہ کے بعد رسول پاک ﷺ نے کس طرح معافی اور رحمدلی کی مثال قائم کی ؟ ۳/

جواب: فتح مکہ کے بعد رسل پاک ﷺ نے قریش مکہ کے سامنے کھڑےہو کر فرمایا '' قریش کے لوگو! تمہارا کیا خیال ہے میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کرنے جارہا ہوں ؟ '' وہ بولے آپ ﷺ نیک انسان ہیں اور نیک انسان کے بیٹے ہیں ۔ آپ ﷺ سے ہمیں اچھی توقع ہے ۔ آپ ﷺ نے فرمایا '' میں آج تم کو وہی بات کہہ رہا ہوں جو حضرت یوسفؑ نے اپنے بھائیوں کو کہی تھی ! آج تم پر کوئی ملامت نہیں ۔ جاؤ تم سب آزاد ہو ۔ '' رحمت اللعالمین ﷺ کی یہ کشادہ دلی اور کریمانہ سلوک دیکھ کر قریش مکہ مسلمان ہوگئے اس طرح خوں بہائے بغیر نہ صرف مکہ فتح ہوگیا بلکہ مکہ کے رہنے والے لوگوں کے دل بھی فتح ہوگئے ۔

سوال نمبر۳۔ (الف) دین اسلام میں عقیدہ رسالت کی اہمیت بیان کیجیے ۔ ۷/

جواب: ۱) محبت رسول ﷺ ۔

اللہ تعالیٰ کے کسی بھی پیغمبر پر ایمان لانے کا سب سے پہلا تقاضا یہ ہے کہ دنیا میں سے سے زیادہ محبت اُسے سے کی جائے کیوں کہ وہ وہی ذات ہے جس نے انسان کو زندگی کا کامل شعور بخشا اور حقیقی کامیابی کا راستہ بتایا ۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

'' تم میں سے کوئی بھی تب تک کامل مومن نہیں بن سکتا جب تک وہ مجھ سے اپنے ماں، باپ اپنی اولاد اور سارے انسانوں سے زیادہ محبت نہ کرے ''

رسول ﷺ سے سچی محبت ہوگی تو اُن کے نقش قدم پر چلنا آسان ہوگا ورنہ مشکل ہوگا ۔

۲)　تعظیم و توقیر ۔

رسولوں پر ایمان لانے کا دوسرا تقاضا یہ ہے کہ اُن کا دل کے ساتھ ادب و احترام کیا جائے ۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے

" تاکہ تم لوگ اللہ پر اور اسکے پیغمبر ﷺ پر ایمان لاؤ اور اسکی مدد کرو اور اُن کی تعظیم کرو "

سورہ حجرات کی روشنی میں یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ رسول کی گستاخی سے انسان کے نیک اعمال غارت ہوجاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ناراض ہوجاتے ہیں ۔ کسی بھی پیغمبر کی شان میں نازیبا الفاظ بولنا ، لکھنا یا اُن کی کوئی بھی تصویر بنانا اُن کے ادب و احترام کے منافی ہے ۔

۳)　مدد و نصرت۔

رسولوں پر ایمان لانے کا تیسرا اور اہم تقاضا یہ ہے کہ ان کے کام میں اُن کا مکمل طور پر ساتھ دیا جائے ار اُن سے مل کر لڑنے والوں کے ساتھ جان و مال کے ساتھ لڑا جائے ، مطلب یہ ہے کہ اُن پرہر چیز قربان کردینی چاہیے جیسا کہ صحابہ کرامؓ نے کیا۔

آج کل ہمارے اوپر یہ ذمہ‌داری عائد ہوتی ہے کہ ہم اُن کے پیغام کو دنیا میں عام کریں ۔

۴)　اطاعت و اطباع ۔

رسولوں پر ایمان لانے کا چوتھا اہم تقاضا یہ ہے کہ انسان اُن کو نمونہ عمل بنائیں ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے " اور ہم نے جو پیغمبر بھیجا ہے اس لئے بھیجا ہےکہ اللہ کے فرمان کے مطابق اُس کا حکم مانا جائے " ۔ رسول ﷺ دین کے معاملات میں جو تعلیم دیں اُس پر دل و جان سے عمل کیا جائے ۔ عقیدہ ، عبادت ، حلال و حرام ، جائز و ناجائز ، پاک و ناپاک ، معیشت و سیاست ، عدالت و انصاف کے، مطلب کہ ہر شعبہ زندگی میں ان کے دیے ہوئے اصولوں پر رسولوں کی اطاعت کی جائے ۔

(ب)　اسلام میں عبادت کا کیا تصور ہے ؟　/۳

جواب:　اسلام میں عبادت کا تصور صرف نماز ، روزہ ، زکوٰۃ ، حج اور ذکر و افکار تک محدود نہیں ہے بلکہ زندگی کے تمام تر معاملات اور کام جو اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق کئے جائیں وہ بھی عبادت میں شامل ہے ۔ عبادت کے تصور سے حقوق اللہ اور حقوق العباد سب ادا ہوجاتے ہیں ۔ جس سے ایک اچھا معاشرہ وجود میں آتا ہے ۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر زندگی کے تمام معاملات میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی تعلیمات کی خلاف ورزی نہ کی جائے تو وہ عبادت کہلاتی ہے ۔

سوال نمبر۴۔ (الف) حضرت عائشہؓ کی شخصیت اور مختصر حالات زندگی بیان کیجیے ۔ /۷

جواب: آپ کا نام عائشہؓ اور لقب صدیقہ ہے ۔ آپ بنو تیم خاندان سے تعلق رکھتی تھیں ۔ آپؓ حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی اور حضور ﷺ کی محبوب اہلیہ تھیں ۔ آپؓ کی والدہ ماجدہ کا نام اُم رومانؓ تھا ۔
آپؓ ایک مسلمان خاندان میں پیدا ہوئیں اسی لئے آپؓ کی تربیت شروع سے ہی اسلام کی تعلیمات کے مطابق ہوئیں ۔ آپؓ بچپن سے انتہائی ذہین تھیں ۔ حضور ﷺ کے ساتھ بی بی عاشہؓ کا نکاح ہجرت مدینہ سے پہلے ہوا تھا اور رخصتی ہجرت مدینہ کے بعد ہوئی ۔ آپؓ کا گھر مسجد نبوی کے قریب ایک حجرہ کی صورت میں تھا ، اس کا فائدہ یہ تھا کہ آپؓ حضور ﷺ کی مسجد نبوی میں دی گئی تعلیم بھی سُن لیتی تھیں ۔ یہی وجہ ہے کہ آپؓ نے حضور ﷺ سے ۲۰۰۰ سے بھی زیاد احادیث روایت کی ہیں ۔

مشکل مسائل میں صحابہ و صحابیاتؓ آپؓ سے رابطہ کرتے اور اپنے مسائل حل کرواتے ۔ حضرت عائشہؓ کی زندگی تقویٰ و پرہیزگاری کا نمونہ تھی ۔ آپؓ کی صداقت و تقویٰ کے بارے میں قرآن مجید کی سورہ نور میں کافی آیات نازل ہوئیں ۔ حضور ﷺ کو بھی آپ سے بے حد محبت تھی ۔
حضور اکرم ﷺ نے اپنی زندگی کے آخری ایام حضرت عائشہ صدیقہؓ کے حجرے میں ہی گزارے اور وہیں مدفون ہوئے ۔ اس حجرے میں قرآن مجید کی بہت ساری آیتوں کا نزول ہوا ۔ یہ سب سے زیادہ عزت اور عظمت والی بات ہے ۔
آپؓ نہایت سخی تھیں ۔ ایک مرتبہ آپؓ کے بھانجے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے آپؓ کی خدمت میں دینار بھیجے تو وہ سارے کے سارے آپؓ نے محتاجوں اور غریبوں میں تقسیم کردئے ۔ آپؓ کی وفات ۱۷ رمضان المبارک ۵۸ ھ میں ہوئی ۔ آپؓ کی نماز جنازہ اس وقت کے مدینہ کے گورنر حضرت ابو ہریرہؓ نے پڑھائی ۔ آپؓ کو رات کے وقت مدینہ کے قبرستان بقیع الغرقد میں دفن کیا گیا۔
آپؓ کی کوئی اولاد نہیں ۔ آپؓ کی شان میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا '' عائشہؓ کو دنیا میں عورتوں میں وہ فضیلت حاصل ہے جو کھانوں میں ثرید کو ''

(ب) حضرت عائشہؓ کی شخصیت کی دو صفات تحریر کرتے ہوئے وجہ بھی لکھئے کہ آپ کے لیے وہ صفات کیوں اہم ہیں ؟ /۳

جواب۔ (طلباء حضرت عائشہؓ کی شخصیت کی دو صفات خود لکھیں گے اور وجہ بھی لکھیں گے)